سوال

(594) بیوی کے خاوند کو حق مہر سے بری کرنے کے بعد طلاق لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے اپنے خاوند کو اپنے کل حق مہر سے بری کر دیا پھر اس کے بعد خاوند نے اپنے متعلق یہ گواہی دی کہ بلاشبہ اس نے اپنی مذکورہ بیوی کو حق مہر سے بری کرنے کی بنیاد پر طلاق دے دی براءت طلاق سے مقدم تھی کیا طلاق صحیح ہے؟ اور اگر طلاق واقعی ہو گئی ہے تو کیا رجعی طلاق ہو گی یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر دونوں میاں بیوی نے اس پر اتفاق کیا تھا کہ بیوی اپنا حق مہر خاوند کو ہبہ کر کے اس کو اس سے بری کر دے گی اور خاوند اس کو طلاق دے گا پھر بیوی کو بری کر دیا اور خاوند نے اس کو طلاق دے دی تو یہ طلاق بائن ہو گی اسی طرح اگر خاوند نے بیوی کو کہا مجھے بری کر دو میں تمھیں طلاق دے دوں گا۔ یا یوں کہا: اگر تو مجھے بری کر دے تو میں نے تجھے طلاق دے دی یا اس قسم کی دیگر عام اور خاص عبارات بولیں جن سے یہ مفہوم ہوتا ہو کہ خاوند نے بیوی سے اس شرط پر براءت طلب کی کہ وہ اس کو طلاق دے دے گا لیکن اگر بیوی نے خاوند کو اس طرح بری کیا کہ اس براءت کے طلاق سے کوئی تعلق نہیں تھا پھر اگر خاوند نے اس کے بعد اس کو طلاق دی تو یہ ایک رجعی طلاق ہو گی۔

لیکن وہ براءت میں رجوع کر سکتی ہے اگر ممکن ہو وہ اس طرح کہ براءت اس طرح کی ہو جو عادتاً عورتوں سے صادر نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ مرد اس کو اس کی رضا کے خلاف اپنے پاس روک کر رکھے یا اس ڈر کی وجہ سے کہ وہ اس کو طلاق دے دے گا یا اس پر ایک اور عورت سے شادی کر لے گا یا اس طرح کی کوئی اور وجہ ہو جس سے عورت مجبور ہو کر براءت کا علان کرے۔

لیکن اگر اس نے خوش دلی کے ساتھ مطلق طور پر براءت کا اعلان کیا ہو اور اس طرح کہ براءت کی ابتداء عورت کی طرف سے ہو۔ مرد کی طرف سے کسی سبب اور عوض کے بدلے میں نہ ہو تو اس سے عورت رجوع نہیں کر سکتی۔ (ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 527

محدث فتویٰ